کہیں اک شہر بے قیدِ دَر و دیوار بھی ہو
کبھی ہم ساتھ ہوں اور راستہ ہموار بھی ہو

ضروری تو نہیں ہے منزلیں سب ایک سی ہوں
جو موسم اِس کنارے ہے وہی اُس پار بھی ہو

زمیں اور آسماں دونوں ہوں اپنی دسترس میں
نظر کا دائرہ ثابت بھی ہو سیّار بھی ہو

یہی دل، جبر کی وحشت سے جو بکھرا ہوا ہے
یہ خود محکوم ہو جائے اگر مختار بھی ہو

یہ سب رہے دورا ہے خود بنا رکھے ہیں ہم نے
کہ ہم خود چاہتے ہیں زندگی دُشوار بھی ہو